Dr. Musarrat Jahan
Guest Faculty / Asst. Professor
Dept. of Urdu, V.M. College, Hajipur,
B.U, Muzaffarpur.
B.A. Part II (H), Paper-IV
Topic - Bagh-o-Bahar ke Maqbooliat ke Asbab.

(4)

باغ و بہار کی جو خصوصیت ہمیں سب سے پہلے اپنی طرف متوجہ کرتی ہے وہ اس کا عوامی لب ولہجہ ہے اور سادگی اور سلاست ہے۔ اس کی اہمیت اس وقت اور بڑھ جاتی ہے کہ اس زمانے کے عام مذاق میں فارسیت رچی بسی ہوئی تھی۔ اور لوگ مقفیٰ اور مسجع عبارت، تشبیہات واستعارات اور رنگینیٔ کلام پر زور دیتے تھے۔ میر امن نے اپنے زمانے کی روایت سے تفاوت کرکے ایسے لب ولہجہ میں اپنی بات کہی جو کسی مخصوص طبقے کے بجائے سب کے لئے قابلِ فہم تھا اور جس میں پائی جانے والی سلاست روانی اور جامعیت اردو نثر میں ایک عمدہ اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

میر امن نے عام طور پر نثر کو شاعرانہ طریقوں سے موثر بنانے کے بجائے نثر کے خاص وسائل کے ذریعہ موثر بنایا ہے۔ ان کی اثر آفرینی کا بڑا حربہ تکرار الفاظ اور تابع مہمل کا استعمال ہے جس سے جوش اور خوش آہنگی پیدا کرنا مقصد ہے۔ میر امن کی باغ و بہار میں عام فضا پر بادشاہوں وزیروں اور امیروں کی زندگی کا گہرا رنگ موجود ہے۔ بادشاہ کیسے ہوا کرتے ہیں؟ بادشاہ کے کیا وظائف ہیں؟ ایک اچھی حکومت کے کیا لوازم ہیں؟ ان تمام باتوں کا علم ہمیں چاروں درویشوں کی بات سے ہو جاتا ہے گو کہ اس داستان میں عام زندگی اور اس کے مسائل سے قطعی بے تعلقی برتی گئی ہے۔ داستانوں کے لحاظ سے پہلے درویش اور دوسرے درویش کی کہانیاں زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ یہاں مصنف کا فن

Scanned with CamScanner

(5)

یہاں مصنف کا فن پوری طرح ابھر کر سامنے آتا ہے۔ پہلے درویش کی داستان میں میرامن نے بہن کا ایسا صحیح اور موثر تصور پیش کیا ہے کہ ہمارے پورے داستانی ادب میں اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

باغ و بہار اردو کی دیگر داستانوں کے مقابلے میں نمایاں مقام رکھتی ہے دیگر داستانوں میں طوالت کی وجہ سے پلاٹ کی طرف کوئی توجہ نہیں ملتی ہے لیکن باغ و بہار میں میرامن نے چاروں درویشوں اور آزاد بخت کے قصے کو اس طرح باہم ربط دے دیا ہے کہ اس کے قصے کی طرح اس کا پلاٹ بھی گٹھا ہوا ہے۔

میرامن کے اسلوب کی سادگی کا یہ کمال ہے کہ اس میں کہیں روکھا پن اور سپاٹ پیدا نہیں ہونے پاتا اور اکثر سادگی کے حدود سے نکل کر خوش بیانی کے حدود میں داخل ہو جاتی ہے اور سادگی پرکاری بن جاتی ہے انہیں خوبیوں کی وجہ سے ڈاکٹر احسن فاروقی نے "باغ و بہار" کی زبان کو ناول کی زبان سے قریب تر قرار دیا ہے۔ روز مرہ اور محاورے کے استعمال میں بھی موقع و محل کا پورا پورا خیال رکھا ہے۔ فارسی الفاظ کی جگہ مقامی اور ہندی الفاظ زیادہ استعمال کئے ہیں۔ کہیں کہیں ایسے الفاظ بھی آ گئے ہیں جو خالص بول چال کے ہیں۔ عام تحریر میں کم تر استعمال ہوتے ہیں۔ جھاڑ لینا (تلاش کرنا)، پھرنا (چھلکنا)، بجد (لپٹنا)، مذاخ (مذاق) وغیرہ اسی قبیل کے الفاظ ہیں۔ لیکن یہ الفاظ اتنے فطری انداز میں استعمال ہوئے ہیں کہ ان سے "باغ و بہار" کے مجموعی حسن و دلکشی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

میرامن نے اس بات کا خیال رکھا ہے کہ ان کی زبان کی معصومیت اور فطری پن متاثر نہ ہونے پائے۔

Continued.